

جمعية المبادر

أَغْوِدُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ X☆X☆X

اسلام سے قبل دورِ جاہلیت میں جمعہ کے دن کا نام ”عروبة“ تھا۔ مفسرین بیان کرتے ہیں کہ اس دن کا نام ”جمعہ“ ان حقائق کی وجہ سے رکھا گیا: (۱)۔ اللہ نے سات آسمانوں سات زمینوں اور ان کی تمام مخلوقات کی تخلیق ۶ دن میں فرمائی جس میں سے چھٹا یعنی تخلیق کی تکمیل کا آخری دن جمعہ تھا۔ گویا اس دن تمام مخلوقات کا اجتماع ہو گیا۔ (۲)۔ اس دن نماز کے لئے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ (۳)۔ اسلام میں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اس کا نام جمعہ رکھ دیا گیا۔ اسلام میں جمعہ کے دن کی بے حد اہمیت و فضیلت ہے جس کا واضح ثبوت اللہ ﷺ کا قرآن کی ایک سورت کا نام ”الجمعة“ رکھنا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے کئی ارشادات ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اکثر کلمہ پڑھنے والے جمعہ کی اہمیت اور فضیلت سے بے علم ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ جمعہ کی نماز اور خطبہ کو Optional صحیح ہیں، جمعہ کی نماز چھوڑنے کے بہانے بناتے ہیں اور جمعہ کے خطبے اور نماز کے وقت بھی کاروباری اور ہفتہ کی سرگرمیاں بند نہیں کرتے۔ آئیے قرآن اور صحیح احادیث سے جمعہ کا علم حاصل کرتے ہیں۔ مسلمان ہمیں اپنے گھروں تک اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا کر امر بالمعروف کا عظیم ثواب حاصل کریں۔

جمعہ کی فرضیت

اللَّهُ نَفْرَمَايَهُ أَلَذِينَ امْنَوْا إِذَا نُودِي لِصَلَوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾

”اے ایمان والو! جب اذان دی جائے جمعہ کے دن نماز کے لئے، تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے، اگر تمہیں سمجھ ہے“ [الجمع : ٦٢]

[☆]: اللہ نے حکم فرمایا کہ جمعہ کی اذان کے بعد تمام کاروباری کام بند کر دی کیونکہ اس وقت اللہ کے ذکر کی طرف آنے میں تمہارا فتح ہے۔ یہ جمعہ کی اذان کے بعد کاروباری اور دفتری کام جاری رکھنے کی ممانعت ہے۔ نفع و نقصان کے مالک اللہ کے اس حکم کی پرواہ نہ کر کے دنیا کے کاموں میں نفع ڈھوندئے والوں کو نقصان اور ذلت کے سوا کیا ملے گا؟ دنیا کی خاطر دین چھوڑنے والوں کو اللہ اسی دنیا میں الْجَمَادِیَتِ یہیں۔ نہ دنیا میں سکون اور نہ یہی آخرت میں نجات کرنا

طارق بن شہابؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باجماعتِ جمہر ادا کرنا

4 طارق بن شہابؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باجماعت جمعہ ادا کرنا بہر مسلمان پر فرض ہے، ۳ (انسانوں) کے علاوہ: غلام، عورت، بچہ اور بیلہ“ [رواهہ امام ابوداؤد]

[☆]: نماز جمعہ سے مستثنی موئین ظہر پر حسیں۔ جنہیں کوئی شرعی عذر نہیں اُن پر جمعہ کا خطبہ سنتا اور نماز پڑھنا فرض ہے، اگر انہدا اور رقا میت پر آن کا ایمان ہے۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جمعہ سے پچھے رہ جانے والے لوگوں کے بارے میں محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز کی ادائیگی سے پچھے رہتے ہیں“ [صحیح مسلم]

ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر پر فرمایا: ”لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ ان کے دلوں پر اللہ مہر لگا دے گا، پھر وہ عافل لوگوں میں ہو جائیں گے“ [صحیح مسلم]

حضرت ابوالجعفر شمریؑ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کی 3 نمازیں سُستی اور کاملی کی وجہ سے ترک کر دے، اللہ اس کے دل کو مہر زدہ کر دے گا“ [أبو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ]

اللہ کا دل پر مہر لگا اللہ کا دل پر مہر لگانا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ اللہ کے غضب کا اظہار ہے کہ وہ بندے کو اس کے نفس کے حوالے کر کے قوبہ کی توفیق چھین لے۔ قرآن اور احادیث سے واضح ہے کہ اللہ کے مہر لگانے کی وجہہ انسان کا مسلسل گناہ کرتے رہنا اور قوبہ نہ کرنا ہے:

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ بِكُلِّ رَبَّٰنِيٍّ فُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾^(۱۴)

”ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے، ان کے گناہ کمانے کی وجہ سے“ [المطففين: ۳]

☆: زین گناہوں کی وجہ سیاہی ہے جو گناہوں کے مسلسل ارتکاب کی وجہ سے گمراہ انسان کے دل پر چھا جاتی ہے۔ احادیث میں وضاحت ہے کہ انسان جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ(Dot) پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ قوبہ کر کے گناہ سے باز آ جاتا ہے تو یہ سیاہ داغ دور ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اس گناہ سے قوبہ کرنے کے بجائے مسلسل گناہ پر گناہ کرتا رہے تو دل کی یہ سیاہ بڑھتی رہتی ہے، حتیٰ کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ نے بیان فرمایا ہے پھر سورہ مطففين کی آیت نمبر ۱۲ پڑھی۔

[ترمذی: تفسیر سورہ المطففين، مسند احمد، ابن ماجہ: کتاب الزهد، باب ذکر الذنوب]

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ بِكُلِّ دِينٍ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ إِنَّ لَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ فُلُوْبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ

غِشَاوَةً وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ^(۵) ﴿البقرہ: ۲﴾ ”بیشک جو لوگ کافر ہو چکے ان کو آپ کا ذرا نامانہ ذرا نابر ابر ہے،“

وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر بردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے،

☆: (۱)۔ کفار کو ذرا نامانہ ذرا نا اس لئے برا بر ہے کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے۔ (۲)۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل پر اللہ مہر لگا دے، ایسے انسان کو تبلیغ اور نصیحت صراط مُستقیم یعنی بُخت کی راہ پر نہیں لا سکتی۔ (۳)۔ ایسے مرد یا عورت کو کئی بار قرآن کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث نہنا اور دکھادی جائیں، یہ انہیں اور بھرے ہی رہتے ہیں۔ (۴)۔ ایسے بد بخنوں پر جب کوئی تبلیغ اڑ نہیں کرتی، اگر اللہ غبنا کر رہے تو موت آنے تک انہیں توبہ نصیب نہیں ہوتی (۵)۔ ان کے لئے شدید عذاب تیار ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر گھرے ہوتے ہیں۔ وہ سب سے اول پھر اول آنے والوں کا اندر اج کرتے ہیں اور اس شخص کی مثال جو سب سے پہلے جمود کی نماز ادا کرنے جاتا ہے، اُس شخص کی مانند ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے، پھر اس کی جو گائے کی قربانی کرتا ہے، پھر مینڈھے، پھر مرغی، پھر اونٹ کی قربانی کرنے والے کی ہے۔ جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رحڑوں کو لپیٹ کر عظیم نئے لگ جاتے ہیں۔" [صحیح بخاری، صحیح مسلم]

[☆]: اس حدیث مبارکہ میں مسجد کے دن فرشتے شروع ہونے سے پہلے داخل ہونے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب امام خطبہ دینے کے لئے آئے تو فرشتے ثواب ہی لکھنا بند کر دیتے ہیں۔ آج ہمیں یہ ثواب حاصل کرنے کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ بتیں اس وقت یاد آئیں گی جب بزرخ میں ہماری آنکھیں کھلیں گی۔ یہ بتیں اس وقت یاد آئیں گی جب قیامت کے دن اعمال تو لے جائیں گے]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم (وزیاریں) آخر میں ہیں (یعنی) قیامت کے دن (ابل کتاب سے) آگے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب وی گئی جب کہ ہمیں ان کے بعد وی گئی۔ پھر یہ جمود کا دن ہے جس کی تعظیم ان پر فرض کی گئی (یعنی) انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اللہ نے ہمیں اس دن کی تعظیم پر ثابت قدم رکھا، پس اہل کتاب ہمارے سے پچھے ہیں۔ یہودی (جمد کے بعد) اگلے دن (ہفتہ) اور عیسائی اس کے بعد والے دن (توار) کی تعظیم کرتے ہیں۔" [صحیح بخاری]

ابو البابہ بن عبدالمتندرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک جمود کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے زندگی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن کی 5 خصوصیات ہیں: اس میں اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا نہ میا، اس دن ان کو زمین کی جانب اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو فوت کیا، اس دن میں ایک گھری ایسی ہے کہ کوئی بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے، اللہ اس کا سوال پورا فرماتا ہے، شرطیکہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ سب مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا تک، پہاڑ اور سمندر، سب جمود کے دن قیامت کا خوف کرتے ہیں۔" [ابن ماجہ]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمود میں ایک گھری ایسی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے بھلانی کا سوال کرے تو اُسے عطا کر دیا جاتا ہے (شرط یہ کہ وہ مجاز چیز کا سوال نہ کرے)" [صحیح بخاری]

ابوہردهؓ بن حضرت ابو موسیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنائیں نے بیان کیا کہ جمود کی ساعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ ساعت خطبہ کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے۔" [صحیح مسلم]

[☆]: اللہ کے علاوہ کسی سے نفع و نقصان کی امید کرنے والے مشرکوں، سو دیا حرام کمائی سے کھانے اور پہنچنے والوں کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوتی]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے غسل کیا پھر جمود کے لئے آیا، جس قدر اُس کے مقدار میں تھے نوافل ادا کئے، پھر خاموش رہا یہاں تک کہ خطبہ سے فارغ ہوا، پھر خطبہ کے ساتھ جمود کی نماز ادا کی، اُس کے اس جمود اور وصرے جمود کے درمیان بلکہ مزید 3 دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" [صحیح مسلم]

ابو سعید خدھریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمھ کے دن غسل کرے اور بہت عمدہ لباس پہنے، اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے، پھر جمھ کے لئے آئے اور لوگوں کی گرونوں پر سے نہ گزرا، پھر جو اس کے مقدر میں ہے (نوافل) ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلے تو وہ خاموش رہے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ سب کام اس کے اس جمھ سے ادا کرے پہلے جمھ کے درمیان تک (گناہوں کا) کفارہ بنیں گے۔“ [ابوداؤد]

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمھ میں تین (تم کے) شخص آتے ہیں۔ ایک شخص لغو کام کے لئے آتا ہے، اس کو اس سے حوصل جاتا ہے اور ایک شخص دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا ہے تو اس کی دعا قبول نہ ملتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو قبول نہیں فرماتا۔ اور ایک شخص جمھ میں نہایت خاموشی کے ساتھ آتا ہے۔ کسی مسلمان کی گروں سے نہیں گزرا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے، تو یہ جمھ آئندہ جمھ تک اور مزید 3 دنوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص تسلی کرتا ہے اسے 10 گناہ جملتا ہے۔“ منْ جَاءَءِ بِالْخَيْرَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (الاتحاج: ٦) [ابوداؤد]

جمعہ کی آداب

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمھۃ الْبَدَک کے دن (خطبہ کے دوران) جب تم اپنے پاس والے کو کہو کہ خاموش ہو جاؤ، تو تمہارا یہ کام لغو ہے۔“ [صحیح بخاری، صحیح مسلم] ☆: خطبہ شروع ہونے کے بعد بالکل خاموشی سے خطبہ سنا جائے۔ کوئی ایک دوسرے سے کسی قسم کی بات نہ کرے۔ اگر اردوگرد کوئی شخص کوئی بات کرے یا آپ سے مخاطب ہو تو اسے اشارے سے خاموش رہنے کو کہیں، ورنہ آپ کا بول کر اسے چپ کرنا بھی لغوح رکت ہوگا۔

سخرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خطبہ جمھ میں حاضری دو اور امام کے قریب (بنیو) بے شک ایک شخص (امام سے) دور رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ جنت میں تا خیر سے داخل کیا جائے گا، اگر وہ اس میں داخل ہوا۔“ [ابوداؤد]

عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص پر (پھو گناہ) نہیں اگر وہ پائے کہ محنت و مشقت والے دو کپڑوں کے علاوہ جمھ کے دن کے لئے دو کپڑے بنائے۔“ [ابن ماجہ] ☆: یعنی اگر استطاعت ہو تو جمھ کے دن نماز کے لئے، کاروبار اور دفتر میں استعمال ہونے والے کپڑوں کے علاوہ الگ کپڑے بنائے جائیں۔

معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمھ کے دن اس وقت گوٹ مارنے سے منع فرمایا، جب امام خطبہ دے رہا ہو۔“ [ترمذی، ابوداؤد] [کوٹ مارنا اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہاں گوں کے گرونوں بازوؤں کو پیٹ کر رانوں کو پیٹ سے ملا لیا جائے]

نافعؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھائے اور خود وہاں بیٹھ جائے۔“ نافعؓ سے دریافت کیا گیا (کیا صرف) جمھ میں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جمھ اور غیر جمھ (دونوں) کے لئے ہے۔ [صحیح بخاری، صحیح مسلم] ☆: نافعؓ نابی ہیں۔ نابی اسے کہتے ہیں جس کی کسی صحابی سے اسلام کی حالت میں ملاقات ہوئی اور وہ حالت اسلام میں فوت ہوا۔

ہن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ کے دوران) اونگھنے لے گا تو اپنے جگہ تبدیل کر لے" [قرآن] [☆]: نیند سے وضو و ثواب جاتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے خطبے کے دوران نیند سے بچنے کا بہترین طریقہ بتایا [☆] عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گرد نیس پھلانگتا ہوا آنے لگا۔ اُسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیٹھ جائیں! آپ نے (لوگوں کو) تکلیف دی اور دیر لگائی" [ابوداؤد] [☆]: خطبہ کے دوران جو دیر سے آئے، اُسے جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور اگلی صاف میں بیٹھے نمازیوں کے کندھے نہ پھلانگے

نماز جمعہ سے قبل دو نقل

محمد رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتا ہے تھے کہ سایک غلط فانی مسجد میں آئے اور 2 رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "کیا آپ نے 2 رکعات پڑھی ہیں؟" انہوں نے عرض کی نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کہڑے ہو جائیں اور 2 رکعات پڑھ کر بیٹھیں" پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ (بحد) دے رہا ہو تو وہ 2 مختصر رکعات ادا کرے" [صحیح بخاری] [☆] جابرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "جب جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اُس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر 2 رکعات ادا کرے" [صحیح مسلم] [☆]: اکثر مساجد میں اس فرمان نبوی ﷺ کی باقاعدہ نافرمانی کروائی جاتی ہے۔ 2 خطبوں کے درمیان نفل پڑھنے کا وقت مقرر کر کے لوگوں سے سنت کی خلاف ورزی کروائی جاتی ہے۔ یہ بدعت ہے۔ مولویوں کی اپنی مجبوری لیکن مسلمان ہوش کریں۔ مسجد میں داخل ہو کر نفل پڑھ کر بیٹھیں

بادرش والے دن جمعہ

ہر سال کے دن بارش ہو رہی تھی تو اپنے مناوی کو حکم دیتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھنے کا اعلان کرو، اور وہ جمعہ کا دن تھا۔" [ابوداؤد باب الجمعة فی الیوم الحمطیر. حدیث نمبر: ۱۰۵۹، ۱۰۵۷] [☆]: تیز بارش ہو رہی ہو تو جمعہ کی نماز پڑھنی واجب نہیں ہے۔ جو جمعہ چھوڑ کر ظہر کی نماز ادا کرنا چاہے تو اسے یہ Option حاصل ہے

عید کے دن جمعہ

ابوذریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج کے دن 2 عیدیں (عید اور جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو صرف عید پڑھنا چاہے تو اسے وہ کافی ہے لیکن ہم (عید اور جمعہ) دونوں پڑھیں گے۔" [ابوداؤد. باب الجمعة. حدیث نمبر: ۱۰۷۳] [☆] عبد اللہ بن زبیرؓ کے زمانے میں جمعہ کے دن عید ہوئی تو انہوں نے نماز عید پڑھائی لیکن جمعہ نہ پڑھایا۔ اس واقعہ کی خبر حضرت ابن عباسؓ کو ملی تو انہوں نے فرمایا "اُن کا یہ عمل سنت کے مطابق ہے۔" [نسافی. صلاة العيدین. حدیث نمبر: ۱۵۹۲] [☆]: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عید الفطر یا عید الاضحیٰ جمعہ کے دن ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جو شخص صرف عید کی نماز پڑھے لیکن نماز جمعہ مسجد میں ادا کرنے کے بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا چاہے تو اسے جمعہ کی نماز چھوڑنے کا گناہ نہیں ہو گا

۱) اُن عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”نبی ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ منودن اذان سے فارغ ہو جاتا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے پس خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھ جاتے اور کلام نہیں فرماتے تھے، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے پس خطبہ ارشاد فرماتے۔“ [ابو داؤد] [☆]: منبر پر چڑھتے کا کیا مطلب ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ پہلا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر تشریف فرماتے۔ پھر جیسے ہی منودن اذان ختم کرنا تو رسول ﷺ پہلا خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہو جاتے (جو ہر علاقے کی اپنی زبان میں دیا جاتا ہے)۔ پھر کچھ در بیٹھ جاتے اور اس کے بعد دوسرا خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہو جاتے (جو ہر علاقے میں عربی میں دیا جاتا ہے)۔ اگر ہم حدیث کی تمام کتابیں چھان لیں، ایک بھی حدیث نہیں کہ نبی ﷺ پہلا خطبہ بیٹھ کر ارشاد فرماتے اور دوسرا کھڑے ہو کر۔ پھر جب ادھر پھنس گئے تو فوراً کہہ دیا کہ فلاں صاحب نے فرمایا ہے کہ جو بیان یا وعظ ہم جمعہ کے دن بیٹھ کر دیتے ہیں اس میں اور خطبہ میں بہت فرق ہے۔ خطبہ وہ ہے جو عربی میں ہوتا ہے اس لئے ہم اسے کھڑے ہو کر دیتے ہیں۔ کیا یہ فرق احادیث سے ثابت ہے؟

۲) جابر بن سعیدؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے پس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پس جو تجھے بتائے کہ وہ (نبی ﷺ) بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے سو اس نے جھوٹ بولا، اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں۔“ [صحیح مسلم]

۳) کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن اُمّ الحکمؓ بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اس خبیث کی طرف وکھو کر بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا رَأَوْ تِجَارَةً أَوْ لَهُواٰ إِنْفَضُوا إِلَيْهَا وَ تَرْكُوكَ فَأَئِمَّا﴾ [الجمع: 62]

”اور جب وہ تجارت یا کھیل تماشے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کی جانب لپکتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں“ [صحیح مسلم]

شانِ نزول: ”ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک تجارتی قافلہ آگیا۔ ان ایام میں مدینہ منورہ خط سالی کی زد میں تھا اور کھانے پینے کی اشیاء کی قلت تھی۔ جو نبی تجارتی قافلے کی بگل کی آواز لوکوں تک پہنچی تو وہ خطبہ جمعہ چھوڑ کر خرید و فروخت کے لئے تیزی سے ایک دوسرے سے آگے بھاگنے لگے کہ کہیں سامان تجارت ختم نہ ہو جائے۔ صرف 12 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم السالمون مسجد میں رہ گئے۔“

[صحیح بخاری : تفسیر سورۃ الجمعة۔ صحیح مسلم : کتاب الجمعة باب وَإِذَا رَأَوْ تِجَارَةً أَوْ لَهُواً۔ الآیہ]

[☆]: کعب بن عجرہؓ ”خبیث“ کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت کرنے والے سے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ ایک تو یہ بدعت ہے اور بدعت بھی ایسی کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھ کر کی جائے۔ اس حدیث میں ایک اور غور طلب بات یہ بھی ہے کہ اختلافات کے دو ہی حل ہیں: قرآن اور صحیح حدیث۔ کیا قرآن کے الفاظ حمد ﷺ کی پاک زبان سے ادا نہیں ہوئے؟ اگر ہوئے ہیں تو کیا قرآن کی تحریخ حدیث بھی محمد ﷺ کی اسی زبان مبارک سے ادا نہیں ہوئی؟ پھر کیا وجہ ہے کہ قرآن کو تو اپنی بدعتات کے مطابق قبول کر لیا جاتا ہے لیکن امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ کے مقابلے میں ”منطق، فقہ اور اقوال“ پیش کئے جاتے ہیں؟ حضرت کعب بن عجرہؓ نے قرآن سے محمد ﷺ کے جمعہ کے خطبے میں کھڑے ہونے کی دلیل دی ہے۔ اسے کیوں جھلایا جاتا ہے؟

﴿وَيَوْمَ يَعْصُمُ اظْلَالِمُ عَلَىٰ يَدِيهِ يَقُولُ يَلَيْتَنِي أَتَخَذُثُ مَعَ الرَّسُولِ سَيِّلَا﴾⁽²⁷⁾

”اور جس دن گناہ گاراپنے ہاتھوں کو کاث کھائے گا، کہے گا اے کاش! میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا“

[الفرقان: 25]

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا أَبْلَغُ الْمُبِينَ

www.zarbeaahan.com

Zarbe_aahan Islamic Research Group